ساتواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 20۔ فروری 2019

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ خوراک

بروز منگل 15 جنوری 2019 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

ضلع چنیوٹ کی حدود میں شوگر ملز مالکان کے نام اور کسانوں کو ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

* 381: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ کی حدود میں کون کون سی شوگر ملز ہیں ان کے اور ان کے مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان ملوں نے کرشنگ سیزن سال 2016 اور 2017 میں کتنا گنا خرید کیا تفصیل مل وائز بتائیں؟

(ج) ان ملوں نے کتنی رقم کسانوں کی ان سالوں کی گنا کی ادا کرنی ہے مل وائز بتائیں؟

(د) ان ملوں سے ان سالوں کے دوران کتنی رقم شوگر سیس کی مد میں وصول کی گئی اور کتنی بقایا ہے مل وائز بتائیں؟

(ہ) ان دو سالوں کی دوران شوگر سیس فنڈ سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے ابھی جاری ہیں؟

(و)شوگر سیس فنڈز کے استعمال کی اجازت کون دیتا ہے اگر کوئی کمیٹی ہے تو اس کے ممبران کے نام بتائیں؟

(تاریخ وصولی 5 اکتوبر 2018 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2018)

جواب

وزیر خوراک

(الف)سفینہ شوگر مل کے مالک کا نام نعمان احمد خان، رمضان شوگر مل کے مالک کا نام میاں سلیمان شہباز شریف اور مدینہ شوگر مل کے مالک کا نام میاں محمد رشید ہے۔

(ب)سفینہ شوگر مل:

2016-17 = 1,038,143 Ton

2017-18 = 973,670 Ton

رمضان شوگر مل:

2016-17 = 982,304 M.Ton

2017-18 = 944,089 M.Ton

مدینہ شوگر مل:

2016-17 = 1,205,955,434 M.Ton

2017-18 = 1,084,801,180 M.Ton

(ج) تمام شوگر ملز نے کسانوں کی ان سالوں کی تمام رقم ادا کر دی ہے۔

(د)سفینہ شوگر مل:

2016-17 = Rs.77,860,730

2017-18 = Rs.73,025,234

رمضان شوگر مل:

2016-17 = Rs.73,672,813

2017-18 = Rs.70,806,659

مدینہ شوگر مل:

2016-17 = Rs.90,446,658

2017-18 = Rs.81,360,089

(ہ) مذکورہ بالا تمام ملز نے شوگر سیس فنڈ کی سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔

سیریل نمبر	نام منصوبہ	لاگت	سال	کیفیت
1	تعمیر سڑک اڈا جامعہ تا گڈیاں والا پل	13.500	2016-17	مکمل
2	تعمیر سروس روڈ ملحقہ مین روڈ گرین سٹور تا جامعہ آباد	25.574	2016-17	مکمل
3	تعمیر سڑک دروہٹہ تا عدلانہ لنک سڑک کالونی موڑ تا	17.730	2016-17	جاری

نوٹ: سال 18-2017 میں چار کروڑ انسٹھ لاکھ وصول ہوئے۔ جن کے منصوبے ابھی منظوری کے مراحل میں ہیں جو کہ شوگر سیس کمیٹی کے فریش نوٹیفکیشن کے بعد منظور ہوں گے۔

(و) شوگر فنڈ کے استعمال کے لئے ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی جو کہ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے۔ منصوبوں کو کلیئر کر کے ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی، جو کہ ڈویژنل کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے۔، کے پاس بھیجتی ہے، جس میں منصوبے پاس کیے جاتے ہیں۔ ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈسٹرکٹ شوگر ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Deputy Comissioner
2. Deputy Director Agriculture (Ext)
3. Additional Deputy Comissioner (F&P)
4. XEN Highway
5. Reps. of P&D
6. 02 Reps. of each Sugar Mills
7. 02 Reps . of Growers of each Sugar Mills.

ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Divisional Commissioner

2. Deputy Commissioner

3. Director (Dev. & Finance)

4. Reps. of P&D

5. S.E Highways.

6. Deputy Director Agriculture (Ext.)

7. Deputy Director (Food).

8. MD/GM or a Reps of each Sugar Mills.

9. Reps. of Growers.

(تاریخ وصولی جواب 13 دسمبر 2018)

صوبہ میں سستی روٹی کے منصوبہ پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*884: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دور حکومت میں سستی روٹی سکیم پر اربوں روپے خرچ کئے گئے؟

(ب) صوبہ میں سستی روٹی سکیم میں مکینیکل تندروں اور عام تندروں پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) سستی روٹی سکیم کے منصوبے پر اور اس کی تشہیر پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی نیز کل کتنا خسارہ ہوا، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا حکومت سستی روٹی کے ناکام منصوبے کی منصوبہ سازی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 14 دسمبر 2018 تاریخ ترسیل 30 جنوری 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دوران سستی روٹی اسکیم کے تحت محکمہ خوراک پنجاب کی طرف سے 504325 میٹرک ٹن گندم جاری ہوئی ۔جس پر سبسڈی کی مد میں مبلغ 13.374 ارب روپے خرچ ہوئے۔

(ب) محکمہ خوراک سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ایضا

(د) ایضا

(تاریخ وصولی جواب 19 فروری 2019)

نارووال: کوٹ نیناں میں مراکز خرید گندم سے متعلقہ تفصیلات

*899: جناب منان خاں: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ نیناں ضلع نارووال میں محکمہ خوراک کا پروکیورمنٹ سنٹر (مرکز خرید گندم) تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سنٹر ختم کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو اس سنٹر کو ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت یہ سنٹر دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2018 تاریخ ترسیل 31 جنوری 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔ اس ضمن میں تفصیلی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1۔ یہ کہ کوٹ نیناں محکمہ خوراک کا عارضی مرکز خرید گندم رہا ہے۔ سکیم سال 04-2003 سنٹر ہذا کا ٹارگٹ برائے خرید گندم 70,000 بوری تھا جس میں سے 54032 بوری گندم خرید ہوئی جو کہ 14 عدد گنجیوں اور ایک عدد ٹین شیڈ گودام میں ذخیرہ ہوئی۔ تمام گندم مختلف مراکز کو ترسیل ہوئی۔ گنجیوں میں ذخیرہ شدہ گندم موسمی حالات کی وجہ سے خراب ہوئی۔ ترسیل ہونے کے بعد 1407 بوری گندم اور 4493 بوری باردانہ اے کلاس خراب ہو گیا۔ جس کی ریکوری متعلقہ سٹاف پر مبلغ -/3663566 روپے ڈال دی گئی۔ دوران سکیم 04-2003 میں کوٹ نیناں کے زمینداران اور کاشتکاران متعلقہ سنٹر سٹاف سے گن پوائنٹ پر 23801 بوری باردانہ اے کلاس لے گئے۔ لیکن آج تک کسی بھی زمیندار / کاشتکار نے باردانہ واپس نہ کیا ہے۔ مذکورہ باردانے کی ریکوری بھی متعلقہ سٹاف پر ڈالی گئی۔

2۔ سکیم 04-2003 میں سٹاف سے ہونے والی زیادتیوں کی وجہ سے کوٹ نیناں سنٹر بند کر دیا گیا۔ کوٹ نیناں کا علاقہ انتہائی نشیبی ہے ایک طرف دریائے راوی اور دوسری طرف سیلابی نالہ بئیں ہے۔ جس کی بناء پر سٹاک گندم غیر محفوظ رہتا ہے۔

3۔ یہ کہ کوٹ نینان سنٹر کو بند کر کے علاقہ کو مرکز خرید گندم شکر گڑھ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا جو کہ کوٹ نیناں سے صرف 11 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

4۔ یہ کہ سیاسی دباؤ کی وجہ سے کوٹ نیناں سنٹر کو سکیم 10-2009 میں دوبارہ کھولا گیا لیکن علاقہ کے لوگوں کی روش نہ بدلی۔ مختلف ہتھکنڈوں سے متعلقہ سٹاف کو ہراساں کیا گیا اس کے علاوہ محکمہ مال کے افسران / تحصیلدار کو بھی ہراساں کیا گیا۔ سکیم سال 10-2009 میں بھی محکمہ خوراک کے افسران پر FIR درج کروادی گئی۔ جس کی وجہ سے محکمہ مال اور محکمہ خوراک کے افسران کو گرفتار کروادیا گیا اور خرید شدہ گندم کو مقامی انتظامیہ کے ساتھ مل کر گوجرانوالہ ترسیل کروایا گیا۔

5۔ یہ کہ سکیم سال 04-2003 اور 10-2009 میں محکمہ مال اور محکمہ خوراک کے عملہ کے ساتھ ہونے والی سخت زیادتیوں کی وجہ سے کوٹ نیناں سنٹر پھر بند کر دیا گیا۔ کوٹ نیناں کے بدلے تحصیل شکر گڑھ میں منڈی خیل سنٹر سکیم 11-2010 میں کھولا گیا۔ کوٹ نیناں کا کچھ علاقہ شکر گڑھ کے ساتھ اور کچھ علاقہ منڈی خیل کے ساتھ منسلک کر دیا گیا۔ اس وقت سے اب تک سات سال کا عرصہ گزر چکا ہے اس دوران منڈی خیل سنٹر کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ جہاں پر گورنمنٹ کا کبھی ایک دانہ گندم کا بھی نقصان نہ ہوا ہے۔ بمطابق Catchment Area قانونگوئی کوٹ نیناں کو شکر گڑھ کے ساتھ اور

دوسری قانونگوئی بارہ منگا کو منڈی خیل کے ساتھ Attach کر دیا گیا ہے۔ جس کی بناء پر کوٹ نیناں کے زمینداران بغیر کسی شکائیت کے ان مراکز پر باآسانی اپنی گندم لاکر محکمہ کو ہر سال فروخت کرتے ہیں اور کسی قسم کا انتظامی نقطہ نظر سے کوئی ناخوشگوار واقعہ ان سات سالوں میں رونما نہ ہوا ہے۔

6۔ یہ کہ کوٹ نیناں مرکز خرید گندم اس لحاظ سے بھی غیر موزوں ہے کہ یہ پاکستان اور انڈیا کے سرحد سے چند فرلانگ کے فاصلے پر ہے۔ آئے دن انڈین آرمی کی بلااشتعال فائرنگ اور گولہ باری سے کئی گردونواح کے دیہات میں بیگناہ انسانی قیمتی جانوں اور مویشیوں کا ضیاع معمول کی کارروائی ہوتی رہتی ہے۔ اس علاقہ میں کڑوروں روپے کی گورنمنٹ کی گندم کو ذخیرہ کرنا کسی بھی خطرے سے خالی نہ ہے کوٹ نیناں کی خوفناک تاریخ اور وہاں پیدا ہونے والے لاا ینڈ آرڈر کے مسائل کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی اہلکار وہاں تعینات ہونے کو تیار نہ ہے۔

7۔ یہ کہ کوٹ نیناں کے مقام پر سرکاری گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے کوئی Storage Accommodation دستیاب نہ ہے اگر گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ کیا جائے تو زیادہ بارشوں کا علاقہ ہونے کی بناء پر گورنمنٹ کا سٹاکس کو کروڑوں کا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ جیسا کہ ماضی میں ہوتا رہا ہے۔ اگر یہاں سے خرید کردہ گندم کو دوسرے اضلاع میں شفٹ کیا جائے تو Transportation کی مد میں گورنمنٹ کو لاکھوں روپے ادا کرنے پڑیں گے۔ اس کے برعکس شکرگڑھ اور منڈی خیل میں Storage

Accommodation میسر ہے اور یہ دونوں مراکز بارشوں / سیلاب کے خطرات سے بھی محفوظ ہیں۔

(ج) جی نہیں۔ اس سلسلہ میں جناب سیکرٹری فوڈ، پنجاب نے مورخہ 02.08.2016 کو ایک High Power کمیٹی بنائی۔ جو کہ DCO، نارووال، ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ، گوجرانوالہ ڈویژن اور اسسٹنٹ کمشنر، شکر گڑھ پر مشتمل تھی۔ DCO، نارووال نے جناب سیکرٹری فوڈ، پنجاب کو مورخہ 08.09.2016 کو تفصیلی رپورٹ ارسال کی جس میں انہوں نے تحریر کیا کہ "Reopening of Kot Nainan Centre is NOT RECOMMENDED."

(تاریخ وصولی جواب 19 فروری 2019)

صوبہ میں شوگر کین کرشنگ کے حوالہ سے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*975: محترمہ عظمٰی کاردار: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) نومبر / دسمبر کے مہینوں میں شوگر کین کی کرشنگ کے حوالے سے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے؟

(ب) کسانوں کو شوگر مل مالکان سے گنے کا کیا معاوضہ طے پایا اس معاوضے کی وصولی یقینی بنائی گئی اگر نہیں تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا تمام شوگر مل مالکان نے کسانوں کے پچھلے سال کے تمام بقایاجات ادا کر دیئے تھے اگر نہیں تو کسانوں کی دادرسی کا کیا طریق کار وضع کیا گیا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2018 تاریخ ترسیل 13 فروری 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) نومبر / دسمبر کے مہینوں میں کسانوں کی شکایات کے فوری ازالے کے لیے پنجاب حکومت کی طرف سے صوبائی وزیر خوراک کی سربراہی میں کابینہ کمیٹی قائم کی گئی۔ مزید برآں کابینہ کمیٹی اور پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن کی میٹنگز منعقد ہوئیں جس میں پنجاب گورنمنٹ کی کاوشوں سے پنجاب کی تمام شوگر ملز نے کرشنگ کا آغاز کر دیا۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ 23 نومبر کو حکومتِ پنجاب کی جانب سے دفعہ 144 کا نفاذ کیا گیا جس کی روح سے شوگر ملوں کو CPR کے اجراء، کسانوں کو تاخیر سے ادائیگی اور وزن میں کٹوتی کے سلسلے میں پابند کیا گیا۔ اسی طرح غیر قانونی کنڈا جات کو بھی غیر قانونی قرار دیا گیا۔

ہر شوگر مل کے اندر متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی جانب سے ایک شکایت سیل بنایا گیا نیز محکمہ انڈسٹریز کے نمائندگان کو ملز کے اوزان کی 24 گھنٹے کی بنیادوں پر جانچ پڑتال کے لیے پابند کیا گیا۔

حکومتِ پنجاب کی ہدایت پر حساس اداروں کو گنے کی خریداری کے نظام کی مؤثر مانیٹرنگ کے لیے پابند کیا گیا جن کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر کابینہ کمیٹی اور شوگر سیکٹر کے سامنے پیش ہوتی رہی اور جس کی بنیاد پر کابینہ کمیٹی کی ہفتہ وار میٹنگز میں ان کا جائزہ لیا جاتا تھا اور جہاں جہاں ضروری کارروائی کی ضرورت پیش آتی رہی، متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو ہدایت جاری کی جاتی رہیں۔ کسانوں کی سہولت کے لیے محکمہ خوراک نے پنجاب کی سطح پر ایک کال فری نمبر 080013505 مہیا کیا گیا۔

اسی طرح یہاں یہ بات بھی مناسب ہو گی کہ پنجاب کی 10 شوگر مِلوں کو مبلغ 45لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا۔ غیر قانونی کنڈا جات کے خلاف 727 ایف آئی آرز (FIRs) کا اندراج کیا گیا اور مبلغ 51لاکھ 98ہزار جرمانہ عائد کیا گیا۔

پنجاب کی تمام 41 شوگر ملز کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت کارروائی کی گئی۔

(ب) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق (1)16 کے تحت ہر سال کرشنگ سیزن شروع ہونے سے پہلے گنے کی کم سے کم قیمت مقرر کرنے کے لیے شوگر کین کنٹرول بورڈ کی میٹنگ منعقد کی جاتی ہے۔ جس میں شوگر ملوں اور کسان کے نمائندے بھی شرکت کرتے ہیں۔ امسال بھی مورخہ 04.10.2018 اور 25.10.2018 کو کین کمشنر کی سربراہی میں کنٹرول بورڈ کی میٹنگ منعقد کی گئیں اور شوگر ملوں اور کسان کے نمائندوں کی باہمی مشاورت کے بعد گنے کی کم سے کم قیمت۔ /180 روپے فی 40 کلو گرام مقرر کی گئی اور اس کی وصولی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔

حساس اداروں کی رپورٹس کے مطابق پنجاب کی تمام فنکشنل شوگر ملز 180 روپے فی 40 کلوگرام کے حساب سے ادائیگی کر رہی ہیں بلکہ چند شوگر ملز 190 اور 195 روپے فی 40 کلو گرام کے حساب سے بھی خریداری کر رہی ہیں۔

(ج) کاشتکاروں کی گزشتہ سال کی رقم جو کہ تقریباً 177 ارب تھی، اس کا 97 فیصد حصہ 30 جولائی 2018 تک ادا کیا گیا تھا جبکہ 5 ارب 64 کروڑ روپے یکم اگست 2018 کو قابلِ ادائیگی تھے۔ موجودہ حکومت مروجہ قوانین کے مطابق تمام نادہندہ شوگر ملز کے خلاف حسبِ ضابطہ کارروائی کی اور کسانوں کی ڈوبی ہوئی رقم میں 5 ارب روپے کسانوں کو ادا کروائے۔ اس طرح گزشتہ سال کی قابلِ ادائیگی رقم کا 99.60 فیصد حصہ کسانوں کا ادا کر دیا گیا ہے۔ 63 کروڑ 80 لاکھ روپے کی رقم ابھی بھی قابلِ ادائیگی ہے۔ شوگر ملوں کی چینی اور زمین کی قرقی کر کے ریکوری کروانے کے احکامات جاری کر دیے گئے ہیں تاکہ کاشتکاروں کی 100 فیصد ادائیگی ہو سکے۔ مزید برآں گنے کے کاشتکاروں کے مسائل کے مستقل بنیادوں پر حل کے لئے حکومتِ پنجاب بہت جلد بین الاقوامی طرز کے قوانین وضوابط لانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 فروری 2019)

کیمیکلز ملے دودھ کی سپلائی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*990: محترمہ حناء پرویز بٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان اور گجرات میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز ملے دودھ کی سپلائی جاری ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے سال 18-2017 سے آج تک مذکورہ دودھ کی سپلائی اور تیاری روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں کتنے لوگوں کیخلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، اس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2018 تاریخ ترسیل 12 فروری 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) جی نہیں یہ درست نہ ہے کہ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان اور گجرات میں کھاد، سرف اور دیگر کیمیکل مِلے دودھ کی سپلائی جاری ہے سوائے چند عناصر کے جو اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث ہیں اور ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاچکی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان اور گجرات کے شہریوں کو خالص اور تازہ دودھ کی فراہمی کے لیے کوشاں ہے اور اس ضمن میں فوڈ سیفٹی وڈیری سیفٹی ٹیمیں دودھ کی دکانوں اور ڈیری پروڈکٹس تیار کرنے والے احاطوں کو باقاعدگی سے چیک کرتی ہیں اور شہر کے داخلی راستوں پر ناکے لگا کر دودھ کی چیکنگ کرتی ہیں۔

سال 18-2017 میں مندرج شہروں میں فوڈ سیفٹی وڈیری سیفٹی ٹیموں نے 11,610 دودھ والی گاڑیوں کو چیک کیا جن میں سے 195,470 لیٹر دودھ غیر معیاری و

ملاوٹ زدہ ہونے کی بنا پر تلف کیا گیا۔ سال 18-2017 میں فوڈ سیفٹی وڈیری سیفٹی ٹیموں نے 11,135 دودھ کی دکانوں / احاطوں کو چیک کیا جن میں سے 182 دکانوں کو سیل کیا، 7511 کو اصلاحی نوٹس جاری کیے گئے، 6,788,300 روپے جرمانہ عائد کیا گیا، 17 افراد کے خلاف FIR درج کروائی گئی اور 5 کو گرفتار کروایا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 19 فروری 2019)

مراکز خرید گندم اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*991: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں گندم کی خرید کے کتنے مستقل اور کتنے عارضی مراکز قائم کیے گئے؟

(ب) ان مراکز پر کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور کسانوں کے لیے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے گندم کا سرکاری نرخ کیا مقرر کیا گیا ہے کیا مقرر کردہ نرخوں سے زائد نرخ وصول کرنے کی شکایات موصول ہوئیں اگر جواب ہاں ہے تو ایسی شکایات کا ازالہ کرنے کیلئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) ان مراکز پر اس وقت کتنی گندم کس کس سال کی موجود ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2018 تاریخ ترسیل 12 فروری 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف)لاہور شہر میں دو مستقل اور دو عارضی مراکز خرید قائم کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) رائے ونڈ۔ مستقل مرکز خرید گندم

(2) رکھ چھبیل۔ مستقل مرکز خرید گندم

(3) برکی۔عارضی مرکز خرید گندم

(4) کاہنہ۔عارضی مرکز خرید گندم

(ب)ان مراکز خرید پر مندرجہ ذیل ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں:

نمبر شمار	نام مرکز	تعداد اہلکار تعینات
(1)	رائے ونڈ	11
(2)	رکھ چھبیل	10
(3)	برکی	9
(4)	کاہنہ	6

کسانوں کی سہولت کے لیے ان مراکز متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کی مدد سے گرمی سے بچاؤ کے لیے ٹینٹ، پنکھے / ائرکولر بیٹھنے کے لیے کرسیاں، میزیں اور پینے کیلئے ٹھنڈا پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

(ج)سال سکیم 19۔2018 میں خریداری گندم ریٹ مبلغ۔ /1300 روپے فی چالیس کلو گرام مقرر کیا گیا تھا۔ اور حالیہ سکیم 20۔2019 کے لیے گورنمنٹ کی پالیسی کے

مطابق مقرر کردہ ریٹ کا اعلان کیا جائے گا اور سال 19-2018 میں مقرر کردہ نرخوں سے زائد وصولی کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی۔

(د) ان مراکز پر ذخیرہ کردہ گندم کی سکیم وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام مرکز	سال سکیم	مقدار گندم میٹرک ٹن
1	رائے ونڈ	2017-18 2018-19	2196.469 1245.350
2	رکھ چھبیل	2017-18 2018-19	17140.013 5291.043
3	مغلپورہ	2017-18 2018-19	20904.369 38464.525
		میزان گندم	85241.769

(تاریخ وصولی جواب 19 فروری 2019)

لاہور — محمد خان بھٹی

19 فروری 2019 — سیکرٹری

بروز بدھ مورخہ 20۔ فروری 2019 کو محکمہ خوراک کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	سید حسن مرتضی	381
2	محترمہ مومنہ وحید	884
3	جناب منان خاں	899
4	محترمہ عظمٰی کاردار	975
5	محترمہ حناء پرویز بٹ	990-991